بسم اللہ الرحمن الرحیم

# انسانوں اور جنوں کے علاوہ مخلوق اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کر سکتی؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کا کہنا ہے کہ انس و جن کے علاوہ مخلوق اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کر سکتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے: ﴿اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیْــٴًـا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ﴾ ترجمہ: اس کا کام تو یہی ہے کہ جب کسی چیز کو چاہے تو اس سے فرمائے ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے۔ (سورۃ یس، پ 23، آیت 82)

شرعی رہنمائی فرمائیں کہ کیا زید کی یہ بات درست ہے یا اس میں کوئی تفصیل ہے؟

## جواب

یہ یاد رہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے احکامات دو طرح کے ہیں: ایک تکوینی احکام اور دوسرے تکلیفی احکام۔ دونوں احکام میں تمام مخلوقات برابر ہیں۔ تکوینی احکام میں کسی کا اختیار نہیں ہوتا، خواہ وہ انس و جن کے لیے ہوں یا ان کے علاوہ کے لیے۔ زید نے جو آیت مبارک کوڈ کی ہے، اس میں اس طرح کی کوئی تقسیم نہیں کہ انس و جن کے علاوہ کے لیے اللہ تعالیٰ "کن" فرمائے تو وہ ہو جاتے ہیں اور انس و جن میں ایسا نہیں ہوتا۔ بلکہ مطلقاً ہے کہ کسی بھی چیز کے متعلق جب اس کا ارادہ ہوتا ہے کہ وہ ایسے ہو جائے تو وہ فوراً ویسے ہو جاتی ہے، چاہے وہ جن و انس کا معاملہ ہو یا ان کے علاوہ کا۔

نیز قرآن پاک میں بنی اسرائیل کے جن گنہگاروں کو بندر بننے کا حکم فرمایا گیا، تو ان کے متعلق جو حکم تھا، وہ تکوینی تھا، اس معاملے میں ان کا کوئی اختیار نہیں تھا، لہذا جیسے ہی حکم ہوا، وہ فوراً ویسے ہو گئے، جس کی وضاحت مفسرین کرام نے بیان فرمائی ہے۔ جس سے واضح ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا حکم تکوینی انس و جن اور ان کے علاوہ تمام مخلوقات کے لیے برابر ہے کہ وہ جیسے ہی فرماتا ہے، فوراً ویسے ہی ہو جاتا ہے۔

اور تکلیفی احکام میں سامنے والے کو اختیار دیا جاتا ہے، جس وجہ سے نافرمانی کرنے پر وہ سزا کا حق دار بنتا ہے، اس معاملے میں بھی جن و انس وغیرہ سبھی برابر ہیں کہ جس مخلوق کو بھی حکم تکلیفی دیا جائے گا، اس کے لیے یہی تفصیل ہوگی اور جس طرح جن و انس کو تکلیفی احکام کا مکلف بنایا جاتا ہے، اسی طرح جن و انس کے علاوہ، جاندار، بے جان وغیرہ کو بھی تکلیفی احکام کا مکلف بنایا جاتا ہے اور نافرمانی پر وہ بھی سزا کے حق دار بنتے ہیں، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی تسبیح کا ہر چیز کو مکلف بنایا گیا ہے۔ اسی طرح تمام انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام سے محبت کرنے کا ہر چیز کو مکلف بنایا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گرگٹ نے جب حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام سے عداوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے نارِ نمرود میں پھونکیں ماریں، تو اس کی

سزامیں اسے قتل کرنے کا حکم ہوا۔ اور المفاتیح میں کسی نبی علیہ الصلوۃ والسلام سے عداوت رکھنے والی ہر مخلوق خواہ وہ انسانوں کے علاوہ ہو، اسے کافر کہا گیا ہے۔ جس کی تفصیل نیچے آرہی ہے۔

**اب اوپر ذکر کی گئی باتوں پر جزئیات ملاحظہ کیجیے!**

(الف) بنی اسرائیل کے گنہگار لوگوں کے حوالے سے فرمان باری تعالی ہے: ﴿وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِیْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِی السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـٕیْنَ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور بے شک ضرور تمہیں معلوم ہے تم میں کے وہ جنھوں نے ہفتہ میں سرکشی کی تو ہم نے ان سے فرمایا کہ ہوجاؤ بندر دھتکارے ہوئے۔ (سورۃ البقرۃ، پ 01، آیت 65)

اس آیت مبارکہ کے تحت تفسیر کبیر میں علامہ فخرالدین رازی علیہ الرحمۃ المتوفی 606ھ تحریر فرماتے ہیں: "قوله تعالى: (**كونوا قردة خاسئين**) ليس بأمر لأنهم ما كانوا قادرين على أن يقلبوا أنفسهم على صورة القردة بل المراد منه سرعة التكوين كقوله تعالى: (**انما قولنا لشيء اذا اردناه ان نقول له كن فيكون**) [النحل:40] و كقوله تعالى: (**قالتا اتينا طائعين**) [فصلت:11] والمعنى أنه تعالى لم يعجزه ما أراد إنزاله من العقوبة بهؤلاء بل لما قال لهم، (**كونوا قردة خاسئين**) صاروا كذلك أي لما أراد/ذلك بهم صاروا كما أراد وهو كقوله: (**كما لعنا اصحاب السبت و كان امر الله مفعولا**) [النساء: 47]" ترجمہ: اللہ تبارک وتعالی کا فرمان: "بندر ہوجاؤ دھتکارے ہوئے" یہ درحقیقت امر (حکم) نہیں ہے کیونکہ وہ اپنے آپ کو بندر کی صورت میں تبدیل کرنے پر قادر نہیں تھے بلکہ اس سے مراد جلد بندر بنانا ہے، جیسے اللہ تبارک وتعالی کے اس فرمان میں ہے کہ: "جو چیز ہم چاہیں اس سے ہمارا فرمانا یہی ہوتا ہے کہ ہم کہیں ہوجا وہ فوراً ہوجاتی ہے" اور جیسا کہ یہ فرمان باری تعالی ہے: "(تو اس سے اور زمین سے فرمایا کہ دونوں حاضر ہو خوشی سے چاہے ناخوشی سے) دونوں نے عرض کی کہ ہم رغبت کے ساتھ حاضر ہوئے" اور اس کی وضاحت یہ ہے کہ اللہ تعالی نے ان گنہگار بنی اسرائیل پر جو سزا نازل فرمانے کا ارادہ فرمایا تو اس میں کوئی چیز رکاوٹ نہ بن سکی بلکہ جیسے ہی اللہ تعالی نے ان سے یہ فرمایا کہ: "بندر ہوجاؤ دھتکارے ہوئے" تو وہ فوراً ہی ایسے ہو گئے یعنی جب ان کے متعلق ایسا ہونے کا ارادہ فرمایا تو وہ ارادے کے موافق ایسے ہو گئے اور یہ ایسے ہی ہے جیسے اللہ تبارک وتعالی کا یہ فرمان ہے "جیسی لعنت کی ہفتہ والوں پر اور خدا کا حکم ہو کر رہے۔" (تفسیر کبیر، ج 03، ص 541، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

یہی بات تفسیر بیضاوی میں علامہ شیرازی بیضاوی علیہ الرحمۃ المتوفی 685ھ نے اسی آیت مبارکہ کے تحت بیان فرمائی، اس پر حاشیۃ الشہاب علی تفسیر البیضاوی میں علامہ شہاب الدین خفاجی مصری حنفی علیہ الرحمۃ المتوفی 1069ھ تحریر فرماتے ہیں: "قوله: (كونوا ليس بأمر إذ لا قدرة عليه الخ) هذا بناء على أنه مسخ حقيقي ولم يبينه لشهرته وظهوره من النظم والأمر عليه ليس تكليفياً بل تكوينيا كما في قوله تعالى: ﴿كُنْ فَيَكُوْنُ﴾" ترجمہ: مصنف نے جو فرمایا کہ: "یہ درحقیقت امر (حکم) تھا کیونکہ وہ اس پر قادر نہیں تھے" تو یہ اس بناء پر ہے کہ اس سے حقیقی مسخ مراد ہے اور اسے واضح بیان نہیں فرمایا اس کی شہرت کی وجہ سے اور الفاظ سے اس کے

ظاہر ہونے کی وجہ سے اور اس بناء پر جو حکم ہے، وہ تکلیفی نہیں بلکہ تکوینی ہے جیسا کہ اللہ تعالی کے اس فرمان میں ہے "ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے۔" (حاشیۃ الشھاب، ج 02، ص 174، دار صادر، بیروت)

(ب) حیوانات میں بھی مادہ معصیت ہوتا ہے، اس حوالے سے صحیح بخاری شریف میں ہے "عن أم شريك رضي الله عنها، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم "أمر بقتل الوزغ، وقال: كان ينفخ على إبراهيم عليه السلام"" ترجمہ: حضرت ام شریک رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے گرگٹ کے قتل کا حکم فرمایا اور فرمایا: یہ (نمرود کی آگ کو بھڑکانے کے لیے) حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام پر پھونکیں مارتا تھا۔ (صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، ص 614، رقم الحدیث 3359، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

المفاتیح شرح المصابیح میں عظیم محدث، مظہر الدین حسین بن محمود بن حسن شیرازی حنفی، المتوفی 727ھ تحریر فرماتے ہیں: "وكان ينفخ على إبراهيم عليه السلام؛ يعني: ينفخ على النار التي ألقى نَمْرودُ اللعينُ فيها إبراهيمَ عليه السلام ليشعل النار عليه؛ يعني: أَظْهَرَ عداوةَ نبيِّ الله إبراهيمَ عليه السلام، ومَنْ أظهر عداوة نبيٍّ من أنبياء الله فهو كافر يستوفي فيه الإنسُ وغيرُهم."
ترجمہ: یعنی نمرود لعین نے جس آگ میں حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو ڈالا تھا اس آگ پر گرگٹ پھونکیں مارتا تھا تاکہ ان پر آگ کے شعلے مزید بھڑکیں یعنی اس نے اللہ تعالی کے نبی حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام سے دشمنی ظاہر کی اور جس نے اللہ تعالی کے نبیوں میں سے کسی سے بھی دشمنی کا اظہار کیا تو وہ کافر ہے، اس میں انسان اور انسان کے علاوہ مخلوق برابر ہے۔ (المفاتیح شرح المصابیح، ج 04، ص 484، دار النوادر)

مرقاۃ المفاتیح، شرح المشکاۃ للطیبی اور فیض القدیر وغیرہ میں ہے، واللفظ للآخر: "قال البيضاوي: (قوله كان ينفخ على إبراهيم) بيان لخبث هذا النوع وفساده وأنه بلغ في ذلك مبلغا استعمله الشيطان فحمله على أن ينفخ في النار التي ألقي فيها الخليل و سعى في اشتعالها" ترجمہ: قاضی بیضاوی نے فرمایا: یہ جو حدیث پاک میں بیان فرمایا گیا کہ گرگٹ (نمرود کی آگ کو بھڑکانے کے لیے) حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام پر پھونکیں مارتا تھا۔ تو اس میں اس نوع کی خباثت اور اس کے فساد کا بیان ہے اور یہ کہ وہ اس معاملے میں اس حد تک پہنچ چکا تھا کہ شیطان نے اسے استعمال کیا تو شیطان نے اسے اس بات پر ابھارا کہ وہ اس آگ میں پھونکے جس میں حضرت خلیل علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کو ڈالا گیا تھا اور اس نے اس آگ کو بھڑکانے میں کوشش کی۔ (فیض القدیر، ج 02، ص 59، مطبوعہ مصر)

(ج) بے جان چیزوں میں بھی مادہ معصیت ہوتا ہے، اس کے حوالے سے شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ میں ہے "روى ابن مردويه والبزار وغيرهما برجال الصحيح، عن ابن عباس قال: لما كانت ليلة الأحزاب قال الصبا للشمال: اذهبي بنا ننصر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت: إن الحرائر لا تهب بالليل، فغضب الله عليها، فجعلها عقيما، وأرسل الصبا، فأطفأت نيرانهم، وقطعت أطنابهم، فقال صلى الله عليه وسلم: "نصرت بالصبا وأهلكت عاد بالدبور"." ترجمہ: ابن مردویہ اور بزار وغیرہ نے صحیح کے راویوں کے ذریعے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کی ہے، فرمایا: جب غزوہ احزاب کی

رات تھی، صبا ہوا نے شمالی ہوا سے کہا: چلو ہم اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی مدد کردیں، تو شمالی ہوا نے کہا: آزاد عورتیں رات کو نہیں نکلتیں، پس اس وجہ سے شمالی ہوا پر اللہ تعالی نے غضب فرمایا تو اسے بانجھ کردیا (خیر و برکت سے محروم کردیا) اور صبا کو بھیجا تو اس نے ان کی آگوں کو بجھا دیا اور ان کے خیموں کی طنابوں کو اکھیڑ دیا، اس پر رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صبا سے میری مدد کی گئی اور دبور (پچھم والی ہوا) سے عاد کو ہلاک کیا گیا۔ (شرح الزرقانی علی المواهب اللدنیۃ، ج03، ص55، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

ملفوظات اعلی حضرت میں ہے "ہر شے مکلف ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور خدا کی تسبیح کے ساتھ۔۔۔ (پھر فرمایا) ان میں مادہ معصیت (یعنی گناہ کا عُنصر) بھی ہے ان کے لائق جو سزا ہوتی ہے وہ ان کو دی جاتی ہے۔ اہلِ کشف فرماتے ہیں: ''تمام جانور تسبیح کرتے ہیں، جب تسبیح چھوڑ دیتے ہیں اسی وقت ان کو موت آتی ہے۔ ہر پتا تسبیح کرتا ہے، جس وقت تسبیح سے غفلت کرتا ہے اسی وقت درخت سے جدا ہو کر گر پڑتا ہے۔''۔۔۔ جب مجمع ہوا کفار کا مدینہ طیبہ پر کہ اسلام کا قلع قمع کردیں، غزوہ اَحزاب کا واقعہ ہے۔ ربّ عَزَّوَجَلَّ نے مدد فرمانا چاہی اپنے حبیب کی، شمالی ہوا کو حکم ہوا جا اور کافروں کو نیست و نابود کردے۔ اس نے کہا: "اَلْحَلَائِلُ لَایَخْرُجْنَ بِاللَّیْلِ فَاَعْقَمَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی".بیبیاں رات کو باہر نہیں نکلتیں۔ تو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نے اس کو بانجھ کردیا۔ اسی وجہ سے شمالی ہوا سے کبھی پانی نہیں برستا پھر صَبا (یعنی مشرقی ہوا) سے فرمایا: "فَقَالَتْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا" تو اس نے عرض کیا ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ وہ گئی اور کفار کو برباد کرنا شروع کیا۔ صرف ایک خندق درمیان میں تھی اِس پار مسلمان تھے اُس پار کفار، اِدھر صبح تک چراغ جلتے رہے اور دوسری طرف اونٹ بارہ بارہ کوس پر گرے، تو پُروائی (یعنی مشرقی ہوا) کو یہ نعمت دی کہ بارش اسی کے ساتھ ہوتی ہے۔" (ملفوظات اعلی حضرت، ص530 تا 531، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

مصدق: مفتی محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: Lar-10978

تاریخ اجراء: 19 ربیع الآخر 1443ھ/25 نومبر 2021ء


Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net